



سوال

(522) پھچاتی کے بال اتارنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مرد اپنی پھچاتی کے بال اتار سکتا ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بال اتارنے کے اعتبار سے ان کی تین اقسام ہیں:

۱۔ وہ بال جن کے اتارنے اور کاٹنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ وہ بال ہیں جنہیں فطرتی سنت کہا جاتا ہے، مثلاً زیر ناف بال، اور مونچھوں کے بال، اور بغلوں کے بال، اور اس میں حج اور عمرہ کے موقع پر سر کے بال ہچھوٹے کرنا اور سر منڈانا بھی داخل ہوتا ہے

اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج ذیل حدیث ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«قص الشارب واعفاء اللیة والسواک واستنشق الماء وقص الاظفار وغسل البرہم ونحت الابط وطق العاتق وانحاص الماء»

قال زکریا: قال مصعب: ونسیت العاشرة الا ان شحون المصنعة»

رواہ مسلم (261).

"دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا مسواک کرنا، ناک میں پانی پھٹھانا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے پورے دھونا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، اور پانی سے استنجا کرنا"

زکریا کہتے ہیں: مصعب نے کہا: میں دسویں چیز بھول گیا ہوں مگر وہ کلی کرنا ہو سکتی ہے"

۲۔ وہ بال جن کو اتارنے کی حرمت آئی ہے



اس میں ابرو کے بال اتارنے شامل ہیں، اور اس فعل کو انحصار کا نام دیا جاتا ہے، اور اسی طرح داڑھی کے بال۔ اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

«لن الله الاضمار والمستوشات والنامصات والتمصيات والمنعيرات خلق الله»

رواہ البخاری (5931) و مسلم (2125)

"اللہ تعالیٰ گودنے اور گدوانے والیوں، اور ابرو کے بال اکھیڑنے اور اکھڑوانے والیوں، اور خوبصورتی کے لیے دانت رگڑ کر باریک کرنے والیوں اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائے"

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

«فانفوا المشركين وفروا الهی واحضوا الشارب»

رواہ البخاری (5892) و مسلم (259).

"مشرکوں کی مخالفت کرو، اور داڑھیوں کو بڑھاؤ، اور مونچھیں پست کرو"

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"النامصة: وہ عورت ہے جو چہرے کے بال اتارے

اور التمنصة: وہ عورت ہے جو اپنے چہرے کے بال اتروائے، اور یہ فعل حرام ہے، لیکن اگر عورت کو داڑھی یا مونچھیں آجائیں تو اسے اتارنا حرام نہیں، بلکہ ہمارے نزدیک وہ مستحب ہے" شرح مسلم نووی (106/14).

۳۔ وہ بال جن سے شریعت خاموش ہے، ان کے متعلق نہ تو اتارنے کا حکم ہے، اور نہ ہی انہیں باقی رکھنے کا وجوب، مثلاً چھاتی، پنڈلیوں اور ہاتھوں کے بال، اور رخساروں اور پیشانی پر لگنے والے بال

تو ان بالوں کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے:

کچھ علماء کہتے ہیں کہ: انہیں اتارنا جائز نہیں؛ کیونکہ انہیں اتارنے میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی ہے

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا:

ولاء امر ثم فليغيرن خلق الله النساء/ 119

اور میں یقیناً انہیں اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کا حکم دوں گا۔

